10549-حاجی قربانی کب کرے گا

سوال

جب حاجی فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے جائے توکیا اس پر قربانی کرنا واجب ہے اور کیا وہ اپنے ملک میں بھی قربانی کرے ؟

پسندیدہ جواب

1–حج کی تین اقسام ہیں : حج مفرد، حج تمتع، حج قران.

حج مفرد : حج مفرد یہ ہے کہ حاجی صرف اکیلا حج ہی ادا کرے، اور حج تمتع یہ ہے کہ حاجی عمرہ کی ادائیگی کے بعد احرام کھول دے اور پھر حج ادا کرے, اور حج قران یہ ہے کہ حاجی عمرہ اور حج کوایک ہی احرام میں ملا کر ادا کرے اور اسے حج اور عمرہ کے لیے ایک طواف اور سعی کافی ہے.

عروہ بن زبیر عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ : عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ ہم ذوالحجہ کے قریب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ باندھ لے اور جو حج کا احرام باندھنا چاہے وہ حج کا احرام باندھ لے، اور اگر میں نے اپنے ساتھ قربانی نہ لی ہوتی میں بھی عمرہ کا احرام باندھتا ، توصحابہ کرام میں سے کچھ نے عمرہ کا احرام باندھا اور کچھ نے حج کا... صحیح بخاري (1694) صحیح مسلم (1211).

2–حج مفرد : یہ صرف حج ہے اور اس سے پہلے عمرہ نہیں ہوتا، اور حج مفرد کرنے والے پر قربانی واجب نہیں لیکن قربانی کرنا مستحب ہے.

3–لیکن حج تمتع اور حج قران میں قربانی کرنی واجب ہے، اور یہ شکرانے کی قربانی ہے.جس میں حاجی اپنے رب کا شکرادا کرتا ہے کہ اس نے یہ عبادت مشروع کی، اور حج تمتع میں حاجی عمرہ اور حج کو جمع کرتا ہے اور عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول کر حلال ہوجاتا اور لباس خوشبو اور بیوي سے ہم بستري وغیرہ کا نفع حاصل کرتا ہے اس لیے اسے حج تمتع کہتے ہیں

سلیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی نے فرمایا : رسول کریم صلی اللہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عمرہ کے ساتھ حج کا نفع حاصل کیا اور ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی لے کر چلے اور عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا، اور لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا تو لوگوں میں کچھ ایسے بھی تھے جو قربانی لے کر گئے اور کچھ ایسے بھی تھے جن کے پاس قربانی نہیں تھی.

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں کو فرمایا : جس کے پاس قربانی ہے وہ حلال نہ ہو حتی کہ حج مکمل کرلے اور جس کے پاس قربانی نہیں وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرکے اپنے بال چھوٹے کروائے اور احرام کھول کر حلال ہوجائے اور پھر بعد میں حج کا احرام باندھے، توجو کوئی قربانی نہ پائے وہ تین روزے دوران حج اور سات روزے واپس اپنے گھر جا کر رکھے. صحیح بخاري (1606) صحیح مسلم (1227).

4–اور ھدي اس قربانی کو کہتے ہیں چوپایوں یعني گائے، بکري، اونٹ میں سے جو جانور حاجی احرام باندھنے سے میقات سے قبل اپنے ساتھ لے کر بیت اللہ لیجائے, اور حج قران اور حج تمتع کرنے والے میں فرق یہ ہے کہ حج قران کرنے والا عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول کر حلال نہیں ہوتا بلکہ وہ آٹھ ذوالحجہ تک اپنے احرام میں ہی رہتا ہے جو کہ حج کا ابتدائی دن ہے.

اور سنت یہ ہے کہ دس ذوالحجہ جسے یوم النحر کہا جاتا ہے والے دن یہ قربانی کی جائے.

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کو حج کے ساتھ ملانے کا نفع حاصل کیا اور قربانی دي یہ قربانی اپنے ساتھ لے کر چلے ..... وہاں سے بلیٹے اور صفا مروہ پر آکر سات چکر لگائے اور احرام کھول حلال نہیں ہوئے بلکہ حج مکمل کیا اور یوم النحر کو قربانی کرنے اور طواف افاضہ کرنے کے بعد ہر چیز سے حلال ہوئے . صحیح بخاري (1606) صحیح مسلم (1227)

5–اور کسی حاجی کے ذمہ لازم نہیں کہ وہ اپنے ملک میں قربانی کرے کیونکہ قربانی حج کے اعمال میں سے ہے اور اس کا مکہ میں میں ذبح کرنا ضروري ، حتی کہ اگر حاجی سے اگر کوئی ممنوعہ چیز کا ارتکاب ہو جائے تو وہ اس کے بدلے میں جانور اپنے ملک میں ذبح نہیں کرے گا بلکہ اسے مکہ یا منی میں ذبح کرنا ہو گا .

عبدالعظیم آبادي کہتے ہیں : متفقہ طور پر سب قربانیاں حرم کی زمین پر ذبح کرنی جائز ہیں ، لیکن حج کی قربانی کے لیے منی افضل ہے اور مکہ خاص کر مروہ عمرہ کی قربانی کے لیے افضل ہے . انتہی

لیکن اگر حاجی کے ملک میں اس کے اہل وعیال ہیں اور اس نے انہیں اتنی رقم دي ہے کہ وہ اس سے قربانی خرید کر عید کے دن ذبح کریں تو یہ بہت اچھا اور بہتر ہے .

واللہ اعلم .